رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

پرنٹر و پبلشر

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۲۰۴	مطابق ۳ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۹ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان یکم مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو گھٹنے کے جوڑ کی درد میں تخفیف ہے ۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ::

۲۸ر فروری مسجد نور میں زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نیشنل لیگ کا جلسہ ہوا جس میں ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے نے بطور نمائندہ آل انڈیا نیشنل لیگ تقریر کی ۔ جو مفصل انشاء اللہ آئندہ درج کی جائے گی ::

نواب میجر ممتاز الدولہ و جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن ۲۸ ۔ فروری کو حیدر آباد سے تشریف لائے ۔ نواب صاحب موصوف نے مرکزی ادارے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا ::

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب مولوی دل محمد صاحب مولوی محمد نذیر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب برائے شمولیت جلسہ نارووال ڈو شہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ بھیجے گئے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کے کام کرو مگر خدا تعالےٰ کو نہ بھولو

فرمودہ ۳ر مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

"دُنیا اور دین جمع نہیں ہو سکتے ۔ مگر جبکہ خدا چاہے ۔ تو جمع ہو سکتے ہیں ۔ ایک بزرگ لکھتے ہیں ۔ کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ۔ کہ اس نے کئی ہزار کا سودا خریدا ۔ اور وہ خدا تعالےٰ سے ایک دم بھی غافل نہ ہوا ۔ ہمارا دین اسلام ایسا نہیں ہے کہ رہبانیت سکھائے ۔ اور بیوی بچوں سے کنارہ کش ہو جائیں ۔ یہ تو رہبانیت ہے ۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام آیا ہے ۔ تجارت کرو ۔ نوکری کرو ۔ دُنیا کے کام کرو ۔ مگر خدا تعالےٰ کو نہ بھولو ۔ جو لوگ بیوی بچوں اور روزگار دُنیا کے تعلقات میں ہو کر خدا سے غافل ہو جاتے ہیں ۔ وہ نامرد ہوتے ہیں ۔ دیکھو ریل ایک بے جان چیز ہے ۔ ہزاروں آدمیوں کو اٹھائے پھرتی ہے ۔ مگر افسوس اس پر جو جاندار کہلا کر کچھ بھی نہیں اٹھا سکتا ۔ انسان کو خدا نے دل تدبر و تفکر کے لئے دیا ہے ۔ لوگ تدبر و تفکر سے کام نہیں لیتے اس سے دل سیاہ ہو جاتے ہیں جن قویٰ کو استعمال نہ کیا جائے ۔ وہ کمزور ہو جاتے ہیں ۔ ایسا ہی جن قوی سے کام لیا جاتا ہے ۔ وہ قوی ہو جاتے ہیں ۔ دُنیا کہا گیا ہے دُنیا اس چیز کا نام ہے ۔ کہ دُنیا کے کاموں کو دین پر مقدم رکھا جائے ۔ جبکہ دین کو دُنیا پر مقدم نہ رکھا جائے ۔ تو پھر باقی دُنیا ہی رہتی ہے ۔ بہت نادان لوگ ایسے ہیں ۔ جنہوں نے سمجھ رکھا ہے ۔ کہ بیوی بچوں وغیرہ تعلقات دُنیا کو چھوڑ دیا جائے ۔ یہ غلطی ہے ۔ بلکہ دُنیا کو خادم دین سمجھنا چاہیئے ۔ اور جہاں تک ہو سکے ۔ تقوےٰ اختیار کیا جائے ۔ فقیر بنکر ایک گوشہ میں بیٹھ رہنا کمزوری کی نشانی ہے"۔ (الحکم ۱۷ر مارچ سنہ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی شیر علی صاحب بمبئی سے روانہ ہو گئے

بمبئی سے ۲۹ر فروری کا تار مظہر ہے۔ کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نارکنڈا جہاز پر سوار ہو کر انگلستان روانہ ہو گئے ؂

احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کو صحت وعافیت کے ساتھ منزل مقصود پر پہونچائے۔ ترجمۃ القرآن کے عظیم الشان کام کو سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ اور بخیر وعافیت واپس لائے ؂

عدن سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کا مکتوب

۱۲ر فروری کو پانچ بجے شام خاکسار اور مولوی نذیر احمد صاحب افریقی اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کشیما مارو نامی جہاز میں سوار ہوئے۔ سمندر میں جوش نہ ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ آج ۱۹ فروری صبح سات بجے عدن پہونچ گئے ہیں۔ ۲۴ر فروری کو یہ جہاز پورٹ سعید پہونچے گا۔ دعا کے لئے درخواست ہے ؂ خاکسار جلال الدین شمس

حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب سے دہلی سٹیشن پر ملاقات

حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب ۲۷ر فروری صبح ۷½ بجے دہلی سٹیشن پر پہونچے۔ جماعت دہلی و شملہ کے احباب نے استقبال کیا۔ اسٹیشن پر جناب چودھری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ وسشن جج دہلی بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے سب احباب سے مصافحہ کیا۔ اور روانگی سے قبل دُعا فرمائی ؂ خاکسار۔ عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالے ہر مخلص سے سوال

کیا آپ کو اپنا وہ فرض جو آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور چندہ تحریک جدید کے متعلق اپنے ذمے لیا یاد ہے؟ اگر یاد ہے تو کیا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اگر آپ کی طرف سے اس کا جواب ہاں میں ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ اگر آپ نے اس بابرکت فرض کو ادا نہیں کیا۔ تو آپ جلد سے جلد اپنے عہد کو پورا کرنے والا ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ جسقدر آپ جلدی اس عہد کو پورا کریں گے۔ اسی قدر زیادہ ثواب آپ کو ہو گا۔ پس آپ اس سعادت کے حاصل کرنے کے لئے جلد تر توجہ فرمائیں۔ فائنل سکرٹری تحریک جدید

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی کے متعلق ایک مخلص دوست کا قابل تقلید نمونہ

سال دوم کی تحریک جدید کے مطالبات پر مخلصین جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جس جوش واخلاص اور فدائیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور اپنے ضروری اخراجات پر خدا تعالےٰ کے دین کی امداد کو مقدم رکھ کر اس کی رضا حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی ایک مثال وہ ہے جو جے پور کے ایک دوست نے پیش کی ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید کے متعلق یہ پڑھ کر کہ حضور کا منشا ہے۔ کہ احباب اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کرنے کی کوشش کریں۔ میری طبیعت میں ایک بے چینی سی ہو رہی تھی۔ اور میں اس فکر میں تھا۔ کہ کسی طرح یہ رقم حضور کے منشاء کے مطابق جلد ادا ہو جائے۔ چنانچہ پرسوں تنخواہ ملنے پر میں یہ رقم علاوہ مقررہ چندوں کے یکمشت ادا کر رہا ہوں۔ اب باقی مہینہ کا خرچ محض اللہ تعالےٰ ہی کے رحم پر ہے۔ احباب جہاں اس مخلص بھائی کے لئے دعا کریں وہاں انہیں بھی چاہیئے۔ کہ اس نیک نمونہ کی تقلید کریں۔ اور چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد پورے کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ر فروری سے یکم مارچ ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؂

دستی بیعت

نمبر	نام	پتہ
۱	محمد قاسم صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲	گل محمد صاحب	ضلع جہلم
۳	مقبول الرحمن صاحب	ضلع ہزارہ
۴	غلام جیلانی صاحب	سندھ
۵	سید سومر شاہ صاحب	″
۶	میر سلطان حسین صاحب	″
۷	غلام حیدر صاحب	″
۸	میر نور محمد صاحب	″
۹	منشی عبد اللہ صاحب	″
۱۰	محمد حیات اللہ صاحب	″
۱۱	المھورایہ صاحب	″
۱۲	منغرلے بیگم صاحبہ	″
۱۳	بیگم جان صاحبہ	″
۱۴	امیر جان صاحبہ	″
۱۵	زیتون بی بی صاحبہ	″
۱۶	کالی بی بی صاحبہ	″
۱۷	امۃ الحفیظ صاحبہ	″
۱۸	نواب بی بی صاحبہ	سندھ
۱۹	سردار خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲۰	قلندر بخش صاحب	سندھ
۲۱	غلام قادر صاحب	ضلع گجرات
۲۲	رحمت صاحب	″
۲۳	غلام محمد خاں صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۲۴	محمد شریف صاحب	ضلع شاہ پور
۲۵	نتھو صاحب	ضلع لاہور
۲۶	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے)	ضلع ہزارہ

تحریری بیعت

نمبر	نام	پتہ
۲۷	عبد الستار صاحب	حیفا (فلسطین)
۲۸	محمد ابراہیم صاحب بلال	قاہرہ (مصر)
۲۹	حسین بخش صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۰	گلاب بی بی صاحبہ	″
۳۱	سرفراز علی خاں صاحب	ضلع کٹک
۳۲	تاج الدین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۳۳	سراج الدین صاحب	″

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۰ر اپریل ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ شروع ہو کر ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ

ضروری ہے کہ جماعتیں جلد سے جلد باقاعدہ اپنے اجلاس عام منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کی دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں۔ جماعتیں انتخاب نمائندگان کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدِ نظر رکھیں۔

(۱) کوئی طالب علم مجلس مشاورت کا نمائندہ نہیں ہو سکتا ؂

(۲) جنہیں نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ صاحب اس جماعت کے ممبر ہوں۔ اور ڈاڑھی رکھتے ہوں

(۳) کسی جماعت کا کوئی عہدہ دار سوائے امیر جماعت کے بلا انتخاب جماعت کا نمائندہ نہیں ہو سکتا

(۴) اگر کسی جگہ ایک ہی دوست ہوں۔ تو انہیں خط و کتابت کے بعد حصول اجازت بطور نمائندہ مشاورت میں شریک ہونے کے لئے آنا چاہیئے ؂ (پرائیویٹ سکرٹری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

مسجد شہید گنج کے قضیہ کے تصفیہ کیلئے آئینی جدوجہد

مسجد شہید گنج کے انہدام کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو جو شدید صدمہ پہونچا۔ اس کی تحقیر کرنے اور اسے بے حقیقت قرار دینے کے لئے اگرچہ احراری ٹولی نے پورا زور اور انتہائی طاقت صرف کی۔ رنج والم کا اظہار کرنے والوں کو نفتنے۔ اور مسجد کو واگذار کرانے کی جدوجہد کرنے والوں کو غیرت مند و ارتبایا اور قدم قدم پر روڑے اٹکائے۔ ادھر حکومت نے ایسا رویہ اختیار کیا۔ جو نہایت ہی مایوس کن تھا۔ اس تحریک کے چلانے والے مسلمان لیڈر یا نظر بند کر دیا گیا۔ اور مسلمان اخبارات کو ضمانتوں کے بوجھ کے نیچے دبا دیا گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کیا گیا۔ مگر باوجود اس کے اس تحریک کا خاتمہ نہ ہوا۔ اور نہ صرف خاتمہ نہ ہوا بلکہ اس نے ایسا رنگ اختیار کر لیا۔ کہ حکومت کو بھی اس کی اہمیت کا اعتراف کرنا ہی پڑا۔ اور اس نے ضروری سمجھا۔ کہ اس گتھی کو سلجھانے کے لئے تدبر سے کام لے۔ چنانچہ مسٹر محمد علی جناح کی تشریف آوری ہوئی پر اس نے پہلے نظر بندوں کو رہا کر کے اور اب اخبارات کی ضمانتوں کی واپسی اور قیدیوں کی رہائی کا اعلان کر کے اس مشکل کے حل کرنے میں ایک حد تک آسانی پیدا کر دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان بھی صلح و صفائی کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی سول نافرمانی۔ یا غیر آئینی کارروائی سے مجتنب رہنے کا انہوں نے نہ صرف اعلان کر دیا ہے۔ بلکہ جس حد تک یہ جاری تھی اسے بھی بالکل بند کر دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ کہدیا گیا ہے۔ کہ آئینی جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ چنانچہ ۲۸ فروری کو شاہی مسجد لاہور میں مسلمانوں کا جو عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس میں مولوی ظفر علی اور مسٹر جناح نے جو تقریریں کیں ان میں بیان کیا گیا کہ

"آئینی طور پر مسلمانوں کی جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ مسجد شہید گنج واگزار نہیں ہو جاتی۔ اس کے لئے خواہ دو سو سال کیوں نہ گزر جائیں"

مسٹر جناح نے جہاں اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ "شہید گنج کا مسئلہ ایسا ہے جس میں ہر طبقہ کے مسلمانوں کو نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان کے ہر صوبہ میں گہری دلچسپی ہے" وہاں یہ بھی کہا۔ کہ

"ہم نے سول نافرمانی کی تحریک کسی خوف۔ یا کسی کے کہنے سے بند نہیں کی۔ بلکہ صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ اس تحریک کو بند کرنا ہی ہمارے مقاصد کی امداد کرے گا"

فی الواقعہ معاملہ کو صحیح طور پر نپٹانے کا یہی ایک ایسا طریق ہے۔ جس سے کچھ نہ کچھ کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔ بہرحال حکومت پر واضح ہو گیا ہے۔ کہ شہید گنج کا واقعہ ایسا واقعہ نہیں۔ جو مسلمانوں کو فراموش ہو سکے۔ اور نہ یہ صرف پنجاب کے مسلمانوں تک محدود ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ان حالات میں حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس کے تصفیہ کے لئے پوری کوشش اور سعی کرے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ہندو اخبارات نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ صریح طور پر مسلمانوں کو چڑانے اور سکھوں کو اشتعال دلانے والا ہے۔ حالانکہ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ اس جھگڑے کے تصفیہ میں امداد دیتے۔ تا کہ قیام امن کی صورت پیدا ہوتی۔ آپس کے تعلقات دوستانہ اور ہمدردانہ ہوتے۔ اور ملک ترقی کی طرف قدم اٹھا سکتا۔ مگر ہندو اخبارات اس بات کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں میں مصالحت کی قطعاً کوئی صورت نہ پیدا ہو۔ اور کشمکش برابر جاری رہے ؛۔

قاتلانہ حملوں کے متعلق احرار کی شرمناک منصوبہ بازی

احرار کی شروع سے یہ کوشش رہی ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ قادیان میں فتنہ وفساد پھیلائیں۔ اور خونریزی تک نوبت پہونچائیں۔ اس کے لئے انہوں نے ہر قسم کی شرارتوں سے کام لے کر ہمیں اشتعال دلانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ ہمارے مقدس بزرگوں کی شان میں کھلم کھلا بدزبانی کی۔ اور اب تک کی جا رہی ہے۔ احمدی خواتین کی عزت و آبرو پر حملے کئے گئے۔ کئی ایک احمدیوں کو مارا۔ اور پیٹا گیا۔ حتے کہ جماعت احمدیہ کے ایک جلیل القدر انسان حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک نہایت کمینہ اور رذیل گداگر کے لڑکے سے حملہ کرایا گیا۔ ان میں سے ہر ایک بات ہر احمدی کے صبر و قرار کو کھو دینے کے لئے کافی تھی۔ لیکن ان کڑی پابندیوں کی وجہ سے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہیں۔ نہایت ہی اشتعال انگیز حالات میں ہم نے صبر و استقلال کا بے مثال نمونہ پیش کر کے معاندین کو ان کے منصوبوں میں ناکام و نامراد کر دیا ؛۔

سُننا جا رہا ہے۔ کہ احرار اب پہلے سے بھی زیادہ شرمناک طور پر اس سکیم پر عمل کرنے کے منصوبے گانٹھ رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ احرار لیڈر بعض آوارہ گرد اور بدقماش لوگوں کو روپیہ کا لالچ دے کر اس بات کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد پر جن میں سے ہر ایک کے پسینہ کی جگہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد اپنا خون بہا دینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے۔ قاتلانہ حملے کرائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ ایسا کرنے والے کے لئے بڑے انعام کا۔ اور جماعت احمدیہ کے دیگر معززین پر حملہ کرنے کی صورت میں کم انعام کا لالچ دیا جا رہا ہے۔ چونکہ اس قسم کے لالچ کی وجہ سے جرائم پیشہ۔ اور آوارہ گرد لوگوں کا جرم کے ارتکاب کے لئے آمادہ ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس لئے ہم قبل از وقت ذمہ وار حکام کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عرصہ سے تشدد اور دہشت پسندی کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اس کا انسداد کریں۔ ورنہ اگر اس قسم کا کوئی حادثہ پیش آیا۔ تو اس کی ساری ذمہ واری ان حکام پر عائد ہوگی۔ جو دیدہ دانستہ لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کو ناقابل برداشت مصائب میں مبتلا کر رہے ہیں ؛۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ ہونے سے قبل بھی ہم نے احرار کی اس قسم کی منصوبہ بازی کے متعلق حکام کو اطلاع دے دی تھی۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور ظلم و ستم کا وہ حادثہ رونما ہو گیا جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے خون کے حروف سے لکھا رہے گا۔ اور جسے جماعت احمدیہ کبھی فراموش نہ کرے گی۔ اب پھر ہم حکام کو توجہ دلاتے ہیں اگر اب بھی وہ پہلے کی طرح ہی غافل رہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ احرار یہ سمجھ کر جماعت احمدیہ پر جور و تشدد کر رہے ہیں۔ کہ کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں ؛۔

جمعیۃ العلماء ہند اور تصویر کشی

کچھ عرصہ ہوا جمعیۃ العلماء دہلی کے آرگن "الجمعیۃ" نے یہ اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ شرفا اپنی کنواری بیٹیوں کے فوٹو اس کے دفتر میں بھیجدیں۔ جو کہ ایک خواہشمند شادی کے حوالے کر دیئے جائیں گے اس پر جب ہم نے دریافت کیا۔ کہ جمعیۃ العلماء والے تو آجتک مردوں کی تصویر کشی بھی ناجائز اور بہت بڑا گناہ قرار دیتے تھے اب ان کے آرگن کو کیا ہو گیا۔ کہ کنواری لڑکیوں کی تصویریں طلب کر رہا ہے۔ اس پر "الجمعیۃ" کو نہایت ہی ندامت اور شرمندگی کے ساتھ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا تھا لیکن اس نے جب اپنا ایک خاص پرچہ شائع کیا جس میں اور متعدد تصاویر کے علاوہ ناظم جمعیۃ العلماء مولوی محمد سعید صاحب کی بھی تصویر درج کی۔ تو ہم نے صرف اتنا کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ دقیانوسی علماء بھی اپنی کینچلی بدل رہے ہیں۔ اس پر "الجمعیۃ" نے یہ عذر گناہ بدتر از گناہ پیش کیا ہے۔ کہ "اس پرچہ کی اشاعت جمعیۃ علمائے ہند کے ذمہ وار عہدہ داروں کے علم و اطلاع کے بغیر ہوئی تھی" اس

مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں سپیشل مجسٹریٹ

اور

سشن جج گورداسپور کے فیصلوں کا موازنہ

مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں جو زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند حکومت کی طرف سے چلایا گیا تھا۔ اس کے متعلق سپیشل مجسٹریٹ کا فیصلہ اور پھر سشن جج گورداسپور کا فیصلہ اگر ایک دوسرے کے سامنے رکھ کر دیکھے جائیں۔ تو عجیب قسم کی حیرت ہوتی ہے۔ ایک ہی بات جسے سپیشل مجسٹریٹ نے اپنی عدالت میں پیش ہونے والی شہادتوں اور کئی ماہ کی تحقیقات کی بناء پر ایک رنگ میں دیکھا۔ سشن جج نے اسی بات کو بالکل مختلف رنگ دے دیا۔ اور مختلف نتیجہ اخذ کیا۔ ذیل کے مضمون میں اسی حیرت انگیز تضاد کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں:۔

(۱)

سپیشل مجسٹریٹ۔ احمدی اور غیر احمدی ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے رہے ہیں۔ اور یہ لفظ غیر احمدی لوگ ۱۸۹۱ء سے استعمال کر رہے ہیں"۔

سشن جج۔ "نوزائیدہ مذہب کے مخالفوں نے "کافر" کے الزام کا جواب جو مرزا نے ان پر لگایا شدت سے دیا"۔

(۲)

سپیشل مجسٹریٹ۔ "ایک شخص محمد حسین غیر احمدی ۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ایک احمدی محمد علی کے ہاتھوں مارا گیا۔ محمد علی کا چالان کیا گیا۔ اور پھانسی کی سزا دی گئی۔ امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد جو ملزم کے گواہ صفائی تھے بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے محمد علی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسے قادیان میں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ گواہ کے بیان کے مطابق محمد علی کو موت کے بعد یہ اعزاز اس لئے دیا گیا۔ کہ اس نے اپنی توبہ کا اظہار کیا تھا اور دلیری سے اپنے گناہ کا اقرار کیا تھا۔ گواہ نے اپنے خطبہ مندرجہ الفضل ۲۹ اگست ۱۹۳۰ء (ڈی ۔ ۱۷ جی) اس قتل پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ گواہ نے ملفیہ بیان میں کہا۔ کہ جماعت احمدیہ کا محمد حسین کے قتل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگرچہ ملزم کا یہ دعوے ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے محمد حسین کو قتل کرایا۔ لیکن ریکارڈ میں اس دعوے کی کوئی گواہی موجود نہیں۔ ملزم نے اس ہائی کورٹ کے فیصلہ کی نقل بھی عدالت میں پیش کرنی ضروری نہیں سمجھی۔ جس نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا۔ اگر یہ نقل پیش کی جاتی۔ تو فیصلہ سے وہ حالات ظاہر ہو جاتے۔ جو قتل پر منتج ہوئے"۔

سشن جج۔ "جب عدالت میں مرزا کا ایک سانحہ کے متعلق بیان لیا گیا۔ تو اس نے بالکل مختلف کہانی بیان کی۔ اور کہا کہ محمد حسین کے قاتل کو باعزت طریق پر اس لئے دفن کیا گیا تھا۔ کہ اس نے اپنے جرم پر اظہار ندامت کیا تھا۔ اور اس طرح گناہ سے بری ہو چکا تھا لیکن دستاویز ڈی زیڈ ۸ اس کی تردید کرتی ہے۔ اور مرزا کی نیت اور اس کی دلی کیفیت کا پتہ اس اظہار خیالات سے بالکل عیاں ہے جو اس نے ڈی زیڈ ۱۰ میں کیا۔

(۳)

سپیشل مجسٹریٹ۔ گواہ ملزم ۱۲ چودھری فتح محمد کے بیان میں ہے۔ کہ ایک زمین کے جھگڑے میں جو گواہ اور محمد امین کے درمیان تھا مؤخر الذکر مارا گیا۔ اور گواہ نے کلہاڑی کا ایک زخم کھایا۔ اس بات کی کوئی مزید شہادت نہیں کہ موت جو واقع ہوئی۔ وہ کسی دانستہ حملہ کا نتیجہ تھا۔ یا اتفاقاً واقع ہوئی۔ اور یہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ جماعت احمدیہ یا ان کا امام کسی لحاظ سے اس جھگڑے یا محمد امین کی موت کے ساتھ کوئی تعلق رکھتا تھا۔

سشن جج۔ عدالت ماتحت نے اس معاملہ کو سرسری نگاہ سے دیکھا ہے۔ لیکن اس پر نظر غائر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ محمد امین اگرچہ مرزائی تھا۔ لیکن مرزا کا مورد عتاب ہو چکا تھا۔ اور اس لئے ہستی بزرگ نہیں رہا تھا۔ اس کی موت کے واقعات خواہ کچھ ہی ہوں۔ یہ امر ناقابل انکار ہے۔ کہ محمد امین تشدد کی موت مرا۔ اور کلہاڑی کے وار سے قتل کیا گیا۔ پولیس کو وقوعہ کی اطلاع دی گئی۔ لیکن بالکل کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ یہ بحث کرنا فضول ہے۔ کہ قاتل حفاظت خود اختیاری کر رہا تھا۔

(۴)

سپیشل مجسٹریٹ۔ گواہ ملزم ۵۵ ایم عبد الکریم اخبار مباہلہ والا قادیان میں ایک مکان رکھتا تھا۔ جو ۱۹۳۰ء میں جلا دیا گیا۔ سب انسپکٹر پولیس گواہ ملزم ۴۵ نے خود کمروں میں سے ایک کو جلتے دیکھا۔ گواہی جو کہ وکیل ملزم نے حاصل کی ہے۔ یہ ثابت نہیں کرتی۔ کہ اس مکان کی تباہی میں جماعت احمدیہ کا کچھ بھی دخل تھا۔ ایک اور گواہ فیض اللہ جو کہ ایم عبد الکریم مالک مباہلہ بلڈنگ کا ملازم تھا۔ وہ بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس نے اسے جلایا۔ چونکہ اس بارے میں کوئی گواہی نہیں کہ عملاً مکان کو کسی نے آگ لگائی۔ پولیس کامیابی سے اس کی تحقیقات نہیں کر سکی:

سشن جج۔ ہمارے سامنے عبد الکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے۔ عبد الکریم کو قادیان سے نکالنے کے بعد اس کا مکان جلا دیا گیا:

(۵)

سپیشل مجسٹریٹ۔ مدعا علیہ کی طرف سے اس بات پر بھی زور دیا گیا۔ کہ احمدیہ جماعت کی تبلیغ قادیان میں تشدد آمیز طریقوں سے کی جا رہی ہے۔ حالانکہ غیر احمدیوں کو آئینی طور پر بھی اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی اس الزام کو ثابت کرنے کے لئے کوئی معتبر اور واضح شہادت بہم نہیں پہونچائی گئی۔ اس کے برعکس گواہ استغاثہ ۸ ایک عیسائی پادری کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے واعظوں نے کبھی گواہ پر مذہبی حملہ یا اس کا مقابلہ نہیں کیا۔ ڈاکٹر گوربخش سنگھ نے بھی جو کہ گواہ استغاثہ ہے یہی بیان دیا۔ کہ احمدیوں نے اسے اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہوئے تشدد سے کام نہیں لیا۔

سشن جج۔ مقابلۃً "محفوظ ہونے کی اس حالت نے غرور پیدا کر دیا۔ جس نے قادیانیوں میں تقریباً تمرد کی شکل اختیار کر لی۔ اپنے دلائل کو منوانے اور فرقے کو ترقی دینے کے لئے انہوں نے ان ہتھیاروں کا استعمال شروع کیا۔ جن کو عام طور پر نہایت ناپسند کیا جائے گا۔ انہوں نے ان اشخاص کے دلوں میں جنہوں نے ان کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ نہ صرف بائیکاٹ، اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی بدتر مصائب کی دھمکیوں سے دہشت انگیزی پیدا کی۔ بلکہ اکثر انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنے تبلیغی سلسلہ کو مضبوط کیا۔ قادیان میں ایک والنٹیر کور مرتب کی گئی۔ جس کا منشا غالباً اپنے احکام کو منوانے کے لئے قوت پیدا کرنا تھا:

(۶)

سپیشل مجسٹریٹ۔ مجموعی طور پر یہ نہایت قابل اعتراض حصہ ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تحقیر و تذلیل کی گئی ہے۔ اس حصہ میں حضرت محمد کی توہین کا الزام بے بنیاد ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور ملزم کے اپنے گواہ کی شہادت سے عیاں ہے۔ کہ مرزا غلام احمد نے نبی کریم کی تقریراً یا تحریراً کبھی کوئی ہتک نہیں کی۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے خود عدالت میں بیان دیا۔ کہ مرزا غلام احمد نبی کریم کا مقابلہ تو کیا برابری بھی نہیں کر سکتے۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مرزا غلام احمد نے جو روحانی درجہ پایا وہ اللہ تعالے سے براہ راست نہیں بلکہ نبی کریم کے طفیل حاصل کیا۔

مدراس ۱۹۲۳ء (فیصلہ میں) اس امر پر واضح طور پر بحث کی گئی ہے۔ اور یہ اقرار کیا گیا ہے۔ کہ احمدی مکمل طور پر محمد کی نبوت کے اور قرآن کے احکام کے تابع ہیں"۔ ملزم کی تقریر اس مقام پر انتہائی طور پر قابل اعتراض ہے

جہاں احمدیوں کو "انگریزوں کے بے دُم کُتے" ان کی "خوشامد" کرنے کی وجہ سے کہا گیا ہے اور یہ کہہ کر ان کی ہتک اور توہین کی گئی۔ کہ وہ "انگریزوں کے بُوٹ صاف کرتے ہیں"۔

تقریر کے تمام الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مُلزم نے ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اور یہ کہ اس نے عمداً ایسا کیا۔ یہ اس کے اپنے الفاظ۔ اس کے عمومی لب ولہجہ اور دونوں فرقوں میں کشیدگی کے موجود ہونے سے ظاہر ہے۔

(Vide 29. C. L. R. Page 968)

یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ملزم کے مقدمہ کی زیر دفعہ ۱۵۳- الف تعزیرات ہند میں سماعت کی جائے ملزم کا مقدمہ اس دفعہ کے حدُود کے اندر لانے کے لئے ملزم پر ایک بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ وُہ ثابت کرے۔ کہ اس کی تقریر کینہ وری پر مبنی نہیں تھی۔ ملزم اس ذمہ واری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ کسی مذہبی جلسہ میں مقرر کو دوسرے مذاہب کے عقیدوں پر تنقید کرنے کی کچھ آزادی حاصل ہے۔ لیکن اس کی آزادی کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اسے توہین کرنے اور بدزبانی کرنے کا حق حاصل ہے۔

(Vide 29. C. L. R. Page 968)

ملزم (اپنے گواہ محمد سلیمان کے بیان کے مطابق) دینیات کا بڑا عالم ہے۔ اور بڑی قابلیت رکھتا ہے۔ گواہ مدعاعلیہ فیروز الدین کہتا ہے۔ کہ ملزم نہایت اچھا مقرر ہے۔ اور سامعین کو مسحُور کر دیتا ہے۔ پس ملزم اپنی تقریر کے اثرات سے پوری طرح واقف تھا۔ جبکہ وُہ سامعین کے سامنے بول رہا تھا۔ وُہ جانتا تھا۔ کہ وُہ الفاظ۔ اور محاورات جن کو وُہ استعمال کر رہا ہے۔ اور جو توہین آمیز اور گندے تھے۔ یقیناً جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں میں اس کی اپنی جماعت کے خلاف دشمنی اور نفرت پیدا کریں گے۔ اور اس طرح اس کی جماعت کے دلوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف۔ اس بارے میں اس کا عمداً ایسا کرنا قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ ملزم نے اپنی تقریر ایک ذمہ دار لیڈر اور ایک کانفرنس کا صدر ہونے کی حیثیت سے کی"۔

سشن جج۔ اس بات میں شک نہیں کہ مرافعہ گزار کی تنقید میں ایسے حصے بھی ہیں جو مرزا کے افعال کی جائز اور معقول تنقید پر مبنی ہیں۔ تقریر کے دوران میں غریب شاہ کو زدوکوب کرنے کے واقعہ۔ محمد حسین۔ اور محمد امین کے واقعات قتل اور مرزائے قادیان کے جبر و تشدد کے متعدد ایسے واقعات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جن پر تنقید کرنے کا ہر پکے مسلمان کو حق ہے۔ نیز اس تقریر کے دوران میں اس توہین کا بھی ذکر کیا گیا۔ جو احمدی پیغمبر محمد کی شان میں روا رکھتے ہیں۔ اور جن سے لازمی طور پر مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں:۔

مسلمانوں کے نزدیک محمد خاتم النبیین ہیں لیکن مرزائیوں کا اعتقاد یہ ہے۔ کہ محمد کے بروز میں کئی نبی آسکتے ہیں۔ اور ان پر وحی نازل ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی نبی اور مسیح موعود تھا۔ اس حد تک مرافعہ گزار کی تقریر قانون کی زد سے باہر ہے لیکن جب وُہ سخت کلامی سے کام لیتا ہے۔ اور مرزائیوں کو ایسے ناموں سے خطاب کرتا ہے جنہیں سُننا کوئی معقول آدمی گوارا نہیں کر سکتا تو وُہ جائز اور معقول تقریر کی حدوں کو پھاند جاتا ہے۔ اور خود اس نے یہ باتیں دیدہ دانستہ کہیں۔ یا جذبات کے جوش میں قانون اس سے اغماض نہیں کر سکتا:۔

فرد جرم میں جن سات فقروں کو قابلِ گرفت ٹھہرایا گیا ہے میرے نزدیک ان میں سے تیسرا۔ اور ساتواں سب سے زیادہ قابلِ اعتراض حصے ہیں۔ ان فقروں میں مرافعہ گزار نے احمدیوں کو برطانیہ کے دُم کٹے کُتے کہا ہے۔ میرے نزدیک دوسرے حصے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳- الف کے ماتحت قابلِ گرفت نہیں:۔

مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مرافعہ گزار احمدیوں پر تنقید کرنے میں حق بجانب تھا۔ تاہم میرے خیال میں اس نے قانون کی حدود توڑ دیں۔ اور اپنے آپ کو قانون کے نتائج بھگتنے کا سزاوار ٹھہرایا۔ مرافعہ گزار کے اس فعل کی صفائی پیش کرنا یا اس کی تعریف و توصیف کرنا آسان بات ہے۔ لیکن اس قسم کے حالات میں اس قسم کی تقریر کرنا عرفِ عام میں آگ پر تیل چھڑکنے کے مترادف ہے اگرچہ مرافعہ گزار نے اصطلاحی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ تو بھی قانون کی ہمہ گیری کا تحفظ ضروری معلوم ہوتا ہے:۔

(۷)

سپیشل مجسٹریٹ:۔ "میں ملزم کو زیر دفعہ ۱۵۳- الف۔ تعزیرات ہند حضور ملک معظم کی رعیت کے دو فرقوں یعنی احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد اور نفرت ڈلوانے کے الزام میں مجرم قرار دیتا ہوں۔ فیصلہ کے متعلق اس بات کا پورا احساس رکھتے ہوئے کہ یہ تقریر ایک تبلیغی کانفرنس میں کی گئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ چھ ماہ قید بامشقت اس کے لئے کافی ہوگی۔ پس میں ملزم کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دیتا ہوں۔ اس کے ساتھ بی کلاس کے قیدی کا سا سلوک کیا جائے"۔

سشن جج:۔ "اس مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے اور سامعین پر اس تقریر کے اثرات کا اندازہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہُوں۔ کہ مرافعہ گزار نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳- الف کے ماتحت ارتکاب جُرم کیا ہے۔ اور اس کے جُرم کو قائم رہنا چاہیئے۔ سزا کی کمی اور بیشی کا اندازہ کرتے وقت یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان واقعات کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ جو قادیان میں رونما ہو رہے تھے نیز یہ کہ مرزا نے مسلمانوں کو کافر۔ سؤر۔ اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا خطاب دے کر ان کے جذبات کو مشتعل کر دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ مرافعہ گزار کا جُرم صرف اصطلاحی تھا۔ چنانچہ میں اس کی سزا میں تخفیف کرتے ہوئے اسے تا اختتام عدالت قید محض کی سزا دیتا ہُوں"۔

(۸)

سپیشل مجسٹریٹ:۔ وکیل صفائی نے چھ شہادات اس قسم کی پیش کیں۔ جو ثابت کرتی ہیں۔ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ نے محکمے اور عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ جہاں ماتحتی اور ناقابل دست اندازی پولیس جھگڑوں کا جو احمدی افراد کے درمیان ہوں۔ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (بحوالہ بیان ہائے گواہان صفائی ڈاکٹر گور بخش سنگھ وغیرہ)

سشن جج۔ انہوں نے عدالتی اختیارات کا استعمال بھی اپنے ذمہ لیا۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کی گئیں۔ اور اجرا بھی کرایا گیا۔ فوجداری مقدمات میں سزا کے حکم سُنائے گئے۔ اور سزائیں بھی دی گئیں۔

ترجمان احرار "مجاہد" کا جھوٹا پراپیگنڈا

اخبار "مجاہد" مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء میں بعنوان "میں مرزائیت سے تائب ہو چکا ہوں۔ مجھے وصول کیا ہوا چندہ واپس دو۔ مرزا محمود سے خواجہ تاج الدین صاحب کلارک سشن کورٹ کا مطالبہ" ایک اعلان ارتداد شائع کیا گیا ہے جس کی تردید میں دو معزز غیر احمدی اصحاب نے حسب ذیل مضمون بغرض اشاعت بھجوایا ہے:۔

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ہر بشر بعد قبولِ اسلام۔ قرآن شریف کے احکام و جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے ہُوئے قرب خداوندی حاصل کر سکتا ہے۔ بدوں اس کے کوئی راہ نہیں۔ پابندی احکام خداوندی کے ماتحت دین و دُنیا کی کل نعمتیں متقی کے لئے وقف ہیں۔ عامۃ المسلمین میں سے جماعت احمدیہ جو اس وقت تن من دھن سے اسی راہ پر گامزن ہے۔ اور جس نے شریعت و قانون مجوزہ کی پابندی کے بعد منتظم ہو کر سلسلہ تبلیغ جاری کر رکھا ہے۔ ایک دن ضرور کامیاب ہو کر رہیگی۔ اس جماعت کی آئے دن مخالفت ہوتی رہی۔ مگر اس کی ترقی دن دُونی رات چوگنی ہوتی گئی۔ وقت گزرتا گیا مگر آجتک کسی مخالفت کو ان پر فتح نصیب نہیں ہوئی۔ اس جماعت میں بعض غیر احمدی لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے داخل ہو جاتے اور بعد میں ارتداد کا اعلان کر دیتے ہیں مگر یاد رہے۔ کہ جو شخص کسی بہترین جماعت میں تقدس حاصل کرنے کے لئے داخل ہوا کرتا ہے۔ وُہ واپس نہیں ہوتا البتہ نفس کے بندوں کو آزادی حاصل ہے۔ کہ وُہ جو چاہیں کریں۔ حال ہی میں مورخہ ۲۴ جنوری کے مجاہد میں "ہم

اسلامی ممالک کی اہم خبریں

فلسطین کے عربوں میں اختلاف

یروشلم (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ فلسطین کی پانچ عرب پارٹیاں جنہوں نے چند دن ہوئے اس غرض سے اجتماع کیا تھا۔ کہ فلسطین میں مجوزہ لیجسلیٹو کونسل کے متعلق ایک مشترکہ عرضداشت مرتب کی جائے۔ کسی متفقہ فیصلہ پر بہم پہنچے بغیر منتشر ہو گئیں۔ اور اب یہ قرار پایا ہے۔ کہ ہر پارٹی اپنے مطالبات علیحدہ علیحدہ مرتب کرے؛

معلوم ہوا ہے یروشلم کے متفق کی جماعت کی مجلس عاملہ نے ایک گذشتہ اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ سر آرتھر واچوپ نے عربوں کو جو شرائط پیش کی ہیں۔ وہ ان کے قومی مطالبات سے بہت کم ہیں۔ اس کے برعکس فلسطین کی دفاعی پارٹی جس کا راہنما راغب بے نشاشیبی ہے۔ حکومت کی پیشکردہ شرائط سے متفق نظر آتی ہے؛

بیان کیا جاتا ہے کہ راغب بے کے ان شرائط کو قبول کرنے کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ مجوزہ لیجسلیٹو کونسل الحاج امین الحسینی مفتی یروشلم کے اس اثر و نفوذ کو جو اسے اس وقت سپریم مسلم کونسل کا صدر ہونے کی حیثیت سے حاصل ہے۔ کم کر دیگی؛

یہودی حلقوں میں عرب پارٹیوں کے درمیان شدید خلفشار پیدا ہو جانے کی توقع کی جاتی ہے؛

ترکی میں غیر ملکی ماہرین صنعت

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومت ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک کی صنعتی ترقی کے لئے آئندہ غیر ممالک کے کاریگر یا صناع ملازم نہیں رکھے جائیں گے۔ حکومت نے تجویز کی ہے۔ کہ ملک میں جس صنعت کو فروغ دینے کا ارادہ کیا جائے۔ اس کے متعلق مہارت تامہ حاصل کرنے کے لئے ترک کاریگر باہر بھیجے جائیں۔

نیز یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان تمام غیر ملکی ماہرین صنعت و حرفت کی جگہ جو اس وقت ترکی میں کام کر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ ترکوں کو ملازم رکھا جائے؛

ہریکے کے اون کے کارخانہ کے منتخب مزدوروں کا ایک گروہ جرمنی روانہ ہو گیا ہے جہاں وہ صنعت کے اس شعبہ میں تربیت مکمل کرے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی واپسی پر انہیں اون کے نئے کارخانہ میں جو عنقریب جاری کیا جائے گا۔ کام سپرد کیا جائے گا؛

مصر میں وفد پارٹی کے نوجوانوں کی فوجی تنظیم

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ وفد پارٹی کے نوجوانوں نے "نیلی پوشاک" کے نام سے ایک فوجی تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا ہے نوجوانوں کے ایسے گروہوں کا تعلق ملک کی وفد کمیٹیوں کے ساتھ ہو گا۔ اور وہ غالباً مصر کی فوج کی بنیاد کا کام دیں گے۔ ان کی وردی نیلی قمیص بھورے پاجامہ اور ٹوپی پر مشتمل ہے۔ ان کے فوجی سلام کا طریق دائیں ہاتھ کو سینے پر آہستہ سے مارنا رکھا گیا ہے۔ حکومت مصر نے اس خوف سے کہ یہ نئی تنظیم مزید فسادات پیدا کرنے کا موجب ہو گی۔ ان کی باقاعدہ پریڈ ممنوع قرار دے دی ہے؛

۱۹۳۵ء میں کس قدر یہودی فلسطین آئے

تل ابیب (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء کے دوران میں جدید فلسطینی قوانین کے ماتحت ۶۱۵۴۱ یہودی فلسطین میں داخل ہوئے۔ یہ تعداد گذشتہ سال کی تعداد سے ۲۰۲۵۹ یعنی بہت زیادہ ہے۔ کل سرمایہ جو اس سال کے دوران میں آنے والے یہودی ملک کے قدرتی اور دوسرے ذخائر سے استفادہ کرنے کے لئے ساتھ لائے اس کا اندازہ ساڑھے چار کروڑ پونڈ ہے؛

ایک احمدی خاتون کا مسلح ڈاکوؤں سے کامیاب مقابلہ

خاتون موصوفہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے مبارکباد

بھائی بشیر احمد صاحب لدھیانوی سینیٹری انسپکٹر پلیہ ضلع مظفر گڑھ کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خوفناک لیکن انجام کے لحاظ سے نہایت خوشکن واقعہ کی اطلاع پہونچی ہے اور حضور نے اپنے قلم سے اس کے متعلق یہ الفاظ رقم فرمائے ہیں۔ "گو یہ خطرہ تھا۔ مگر آپ کی اہلیہ نے جس بہادری سے اور عقلمندی سے کام کیا ہے۔ وہ اس واقعہ کو ایک مبارک واقعہ بنا دیتا ہے۔ میری طرف سے بھی انہیں مبارکباد دے دیں۔" ہم فخر کے ساتھ اپنی بہن کے اس بہادرانہ کارنامہ کی داد دیتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد صحت دے۔ واقعہ یہ ہے؛

۲۱-۲۲ فروری کی درمیانی شب میری بیوی کو ایک خوفناک واقعہ پیش آیا۔ میں دورہ پر تھا۔ اور احسان پور کے سٹیشن پر پہونچا تھا۔ کہ دو سائیکل سوار میرے پاس آ کر کہنے لگے۔ کہ میاں رسول بخش صاحب ہیڈ ماسٹر نے ہمیں بھیجا ہے۔ تا کہ آپ کو اطلاع دیں۔ کہ رات کو آپ کے گھر چور مسلح ہو کر گھس آئے۔ آپ کی بیوی نے ان کا مقابلہ کیا اور زخمی ہو گئی۔ چونکہ گاڑی کا وقت نہ تھا۔ اس لئے میں کرایہ کی لاری پر سوار ہو کر بمشکل شام کو پلیہ پہونچا۔ اسوقت بہت سے دوست میرا انتظار کر رہے تھے۔ میں نے آتے ہی واقعہ کے متعلق پوچھا۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ آپ کی بیوی بچ گئی ہے۔ جس نے چوروں کا خوب مقابلہ کیا۔ اور چور پکڑے بھی گئے ہیں۔ آپ کو مبارک ہو۔ ہیڈ ماسٹر صاحب میرے گھر والوں کو اپنے گھر لے گئے تھے۔ اسلئے میں سیدھا ان کے گھر گیا۔ میرے بچے سہمے ہوئے اور پریشانی کی حالت میں تھے۔ میں نے ان کو پیار کیا۔ اور تسلی دی۔ پھر میں اپنی بیوی کی حالت دریافت کرنے کے لئے اندر گیا۔ تو ان کی ظاہری حالت دیکھ کر قدرے تسلی ہوئی۔ انہوں نے یوں واقعہ بیان کیا۔

رات کو گیارہ بجے کے قریب میں لالٹین لیکر وضو کرنے کیلئے باہر نکلی۔ ہمارا نوکر عمر تخمیناً ۱۶ سال ابھی میرے ساتھ باہر آ گیا۔ میں نے کہا تم کیوں باہر آ گئے ہو۔ کہنے لگا مجھے ڈر لگتا ہے۔ میں برآمدہ کی ڈاٹ کے نیچے وضو کرنے کے لئے بیٹھ گئی۔ وہ بھی میرے پاس بیٹھ گیا۔ وضو کرنے کے بعد میں نماز پڑھنے لگ گئی کچھ دیر بعد سیڑھیوں کے دروازہ کی کنڈی کی خفیف سی آواز آئی۔ میں نے کہا غلام حسین دیکھنا آواز کیسی ہے۔ اس نے کہا۔ کسی اور کے گھر ہو گی۔ ہمارے نہیں۔ اس دن اس نے دست لگنے کا بہانہ بھی کیا ہوا تھا۔ اور بار بار باہر جاتا تھا۔ میں نماز پڑھ کر دروازوں کی کنڈیاں وغیرہ دیکھ کر چارپائی پر لیٹ گئی۔ ابھی آنکھ لگی ہی تھی۔ کہ کسی نے میرے منہ سے رضائی سرکائی میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ سامنے ایک مرد کھڑا ہے۔ ہاتھ میں خنجر ہے۔ میں نے گھبرا کر کہا کون ہے۔ کیا چاہتا ہے۔ اس نے خنجر دکھا کر کہا خبردار جو کچھ تمہارے پاس مال ہے رکھدو۔ ورنہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو قتل کر دونگا۔ دیکھو دوسرا آدمی بھی تلوار لئے کھڑا ہے۔ میں نے کہا خدا کے لئے مجھے اور میرے بچوں کو کچھ نہ کہو۔ جو کچھ میرے پاس ہے میں دے دوں گی۔ اس نے کہا اچھا لاؤ جلدی کرو۔ پھر کہا خنجر رکھدو مجھے ڈر لگتا ہے۔ اس نے انگیٹھی پر خنجر رکھدیا۔ میں نے فوراً جھپٹ کر خنجر کے دستہ پر ہاتھ مارا۔ خدا کی قدرت دستہ میرے ہاتھ میں آ گیا۔ میں نے دستہ کو اتنے زور سے پکڑا کہ میں محسوس کر رہی تھی۔ کہ بالائی طاقت کام کر رہی ہے۔ اس نے بھی خنجر پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ اور مجھے بازو سے پکڑ کر گرا دیا۔ میں گھٹنوں کے بل جھک گئی۔ اور خنجر کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ وہ خنجر چھیننے کی سخت کوشش کر رہا تھا۔ بچے چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ اور میں چلا چلا کر غلام حسین کو بلا رہی تھی وہ بڑی مشکل سے اٹھا۔ اور اٹھ کر چلانے لگا۔ کہ جانے دو میری بی بی کو کچھ نہ کہو۔ مجھے مار دو۔ حملہ آور نے کہا خنجر دے دیگی۔ تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ اور چلا جاؤں گا۔ بے وفا نوکر کہنے لگا۔ خدا کے لئے بی بی خنجر دیدو۔ یہ کچھ نہیں کہتا چلا جائیگا۔ میں نے کہا میں خنجر ہرگز نہیں دونگی۔ آخر ڈاکو نے میرے ہاتھ پر کاٹنا شروع کیا میں نے خنجر چلا کر اس کا بازو زخمی کر دیا۔ پھر اس نے میرا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ اور میں نے [illegible]۔ آخر وہ نابکار نا امید ہو کر اور بچوں کے شور سے خوف کھا کر بھاگ گئے۔ اور میرا گلا آزاد کر گئے۔ میں نے اندر سے کنڈی لگا لی۔ کہ مبادا پھر وہ خنجر چھیننے کے لئے حملہ نہ کریں۔ اور باورچی خانہ کی کھڑکی کا اوپر کا حصہ کھول کر لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد غلام حسین نے باہر سے پکارا دروازہ کھولو لوگ آ گئے ہیں۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ کمرہ میں اندھیرا تھا۔ اس کے ساتھ سہارا لے کر میں کھڑی ہو گئی۔ خنجر میرے ہاتھ میں تھا۔ مجھ پر غشی کا عالم طاری ہو رہا تھا۔ میں نے ڈاکٹر واسدیو صاحب کو (جو کہ ہمارے فیملی ڈاکٹر اور پڑوسی ہیں) صرف اتنا کہتے سنا۔ بہن جی کوئی فکر نہ کرو ہم آ گئے ہیں۔ بہن جی بولو میں تمہارا بڑا بھائی ہوں۔ پھر میں بیہوش ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ میں نے بڑا زور لگا کر ہاتھ سے خنجر چھڑایا۔ دیر کے بعد مجھے کچھ ہوش آیا۔ پھر ہیڈ ماسٹر صاحب کی اہلیہ صاحبہ آ گئیں۔ اور میری تیمارداری کرنے لگ گئیں۔ بعد میں وہ مجھے اپنے گھر لے گئیں۔ پولیس بھی آ گئی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کے بورڈر وغیرہ بلائے۔ تا کہ ناکہ بندی کر دی گئی۔ پولیس اور لوگوں کی زبردست دوڑ دھوپ کی وجہ سے ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ کانا بھی دستیاب ہو گیا۔ پولیس نے ۳۹۴ کا کیس بنایا ہے۔ نوکر کو بھی حوالات میں بند کر دیا [illegible] تمام شہر میں پھیل گئی۔ مسلمان اور ہندو عورتوں کی بھیڑ لگ گئی۔ کہ دیکھیں وہ کون عورت ہے۔ میری بیوی کے ہاتھوں کے زخموں کی حالت خدا کے فضل سے اب بہتر ہے؛

260

ضمیمہ مقبرہ بہشتی میں موصولہ بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل رقوم ہمارے پاس بلا تفصیل پڑی ہیں متعلقہ موصی یا سیکرٹری صاحبان بہت جلد ان کی تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ موصی صاحبان کے نام اور نمبر وصیت سے ضرور اطلاع دیجائے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

12/28 ۴ ماسٹر عبدالعزیز صاحب نیروبی ۵۹ روپے ۱۱ آنے

12/29 ۲۹ مستری مہرالدین صاحب ساہووال جماعت علی پور لاہور ۱۳ روپے

12/29 ۲۹ - چک ۹ پنیار ۲۲ روپے

1/30 ۹ - جناب فیاض الدین صاحب گھوسی ضلع اعظم گڑھ ۶۰ روپے

1/30 ۱۷ - مرسلہ حکیم محمد بخش صاحب کیمبل پور ۱۵ روپے ۱۲ آنے

1/30 ۲۰ - جناب محمد حیات صاحب سیالکوٹ [illegible]

1/30 ۲۵ جناب محمد حسین صاحب کوہاٹ [illegible]

و 1/30 ۳۱ 〃 〃 〃 [illegible]

2/30 ۴ - والدہ محمود احمد صاحب بنوڑ ریاست پٹیالہ [illegible]

3/30 ۸ - حکیم فیض احمد صاحب پٹی لاہور [illegible]

3/30 ۲۰ - اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب لائل پور [illegible]

3/30 ۲۶ - منشی بلند خان صاحب دھنی دیو ضلع لائلپور [illegible]

4/30 ۱۶ - جناب محمد اسلم صاحب پشاور [illegible]

4/30 ۲۰ - جناب جان محمد صاحب حسن پور کلاں ۱۲ روپے

1/30 ۲۰ - جناب محمد رمضان صاحب سیالکوٹ [illegible]

5/30 ۲ - ملک غلام نبی صاحب کوگمو وال چک ۲۷۶ ۱۵ روپے

6/30 ۹ - جناب سردار احمد صاحب بنوں [illegible]

7/30 ۲۰ - جناب اللہ دتا صاحب لاہور [illegible]

9/30 ۱۱ - ۳۱۴۲ پاک پٹن ۱۱ روپے

9/30 ۶ - قریشی کریم بخش صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔ و 11/30 ۹ و 9/30 ۱۰ و 12/31 ۲ و 3/32 ۱۴ و 4/32 ۳۰ [illegible]

11/30 ۵ - اہلیہ غلام محمد صاحب سید والا ضلع شیخوپورہ [illegible]

11/30 ۱۴ - اخوندزادہ قائم شاہ صاحب [illegible]

12/30 ۲۷ - میر حمید اللہ صاحب برنج ورکس [illegible]

1/31 ۲۲ - بذریعہ چوہدری نواب دین صاحب برنج ورکس چنیوٹ [illegible]

1/31 ۲۷ - ۲۵۷۴ سید حسین شاہ صاحب مانسہرہ [illegible]

2/31 ۶ مرسلہ محمد صادق صاحب نوشہرہ ۹ روپے ۱۲ آنے

2/31 ۵ - محمد فضل و محمد بی بی میانوالی خانانوالی [illegible]

3/31 ۲۱ - ۲۵۷۴ پٹیالہ ۲۸ روپے

3/31 ۱۳ - مولوی محمد حنیف صاحب لائلپور [illegible]

4/31 ۲ - اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب سید والا ضلع شیخوپورہ [illegible]

4/31 ۲۵ - مرسلہ قاضی عبدالخالق صاحب مردان حصہ آمد [illegible]

4/31 ۲۵ - غلام محمد صاحب لالہ موسیٰ حصہ جائیداد [illegible]

4/31 ۲۵ - اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب مبارک [illegible]

1/32 ۱۸ - مرسلہ عبدالرحیم صاحب لدھیانہ [illegible] و 2/32 ۲۷ [illegible]

8/31 ۱۳ - فاطمہ بی بی صاحبہ سکنہ وڈالہ بانگر حصہ جائیداد [illegible]

9/31 ۱۷ - راجہ شکا پو پاڈنگ ۲۳ روپے

10/31 ۱۹ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب سلانوالی [illegible]

〃 منشی محمد ابراہیم 〃 〃 [illegible]

8/31 ۱۳ - محمد بخش صاحب رائے پور لدھائیاں [illegible]

〃 محمد یوسف 〃 〃 [illegible]

10/31 ۲۸ - سعید احمد صاحب لاہور [illegible]

10/31 ۳۱ - ۲۴۹۴ چک ۳۳ سرگودھا [illegible]

10/31 ۳۱ - ۳۳۲۷ سیالکوٹ [illegible]

12/31 ۲ - مرسلہ محمد ابراہیم صاحب بھوماں وڈالہ [illegible]

3/32 ۲۷ - سوہنے خاں گھٹیالیاں [illegible]

3/32 ۲۸ - زینب بی بی صاحبہ مرسلہ اختر الدین صاحب سونگھڑہ کٹک [illegible]

4/32 ۲ - فیروز خانصاحب سعد اللہ پور گجرات [illegible]

4/32 ۵ - رشید احمد خانصاحب راولپنڈی [illegible]

4/32 ۱۳ - کریم اللہ صاحب رانچی ۱۶ روپے و 4/32 ۳۰ - [illegible]

5/32 ۱۷ عائشہ ۲۴۶ قادیان [illegible]

6/32 ۲۰ - والدہ صاحبہ بابو محمد شفیع صاحب کیمبل پور حصہ جائیداد [illegible]

12/32 ۲۶ - والدہ نبی بخش صاحب چک ۵۹ منٹگمری [illegible]

12/32 ۲۸ - نور بی بی صاحبہ رائے ونڈ [illegible]

12/32 ۲۹ - عبدالعزیز صاحب جگراؤں [illegible]

1/33 ۲۵ - محمد عیسیٰ خانصاحب شملہ [illegible]

2/33 ۱ - سید عبدالحی صاحب امریکہ ۱۶ روپے

〃 محمد نذر صاحب یا محمد نذیر صاحب امریکہ [illegible]

2/33 ۴ - جماعت چک ۵۶۵ لائلپور حصہ آمد [illegible]

2/33 ۱۱ - جماعت احمدیہ ترگڑی ۲۰ روپے

2/33 ۲۷ - عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ [illegible]

3/33 ۲۰ - فضل الحق صاحب چک ۲۳۴ [illegible]

3/33 ۴ - شیخ گلاب دین صاحب کلانور [illegible]

5/33 ۱۵ - چوہدری رحمت اللہ صاحب گکرالی - شرط اول اعلان وصیت [illegible]

〃 سعیدہ بیگم چک ۱۸۹ لائل پور [illegible]

5/33 ۱۸ - حافظ نور الٰہی صاحب بہاولپور [illegible]

5/33 ۲۰ سراج الدین صاحب امرتسر [illegible]

5/33 ۲۹ 〃 〃 [illegible]

6/33 ۲۱ - شاہ دین صاحب داعیر الہ سیداں [illegible]

7/33 ۱۵ - شیخ غلام محمد صاحب شیخپور گجرات [illegible]

7/33 ۱۹ - میاں اللہ بخش صاحب گلانوالی [illegible]

7/33 ۲۹ - عبدالقدیر صاحب دیپالپور [illegible]

7/33 ۳۱ مستری عطا محمد صاحب ہرنس پورہ پٹیالہ [illegible]

〃 چوہدری محمد بخش صاحب ولد فتح دین صاحب مونگ گجرات [illegible]

8/33 ۳ - محمد عمر صاحب حیدر آباد دکن [illegible]

9/33 ۲۰ - رشید احمد خانصاحب مرسلہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیر آباد [illegible]

11/33 ۱۳ - مرسلہ سید ارشاد علی صاحب سرائے نورنگ بنوں ۳۱۹۰ [illegible]

〃 ۲۵۶۴ 〃 〃 [illegible]

11/33 ۲۰ - مرسلہ غلام حسین صاحب منٹگمری ۱۵ روپے

11/33 ۲۲ - سراج الدین صاحب مرسلہ مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور [illegible]

12/33 ۴ - محمد اعظم صاحب مرسلہ بابو قمر الدین صاحب بنوں [illegible]

12/33 ۹ فتح محمد صاحب ڈھلاں لدھیانہ [illegible]

〃 عبدالجبار صاحب 〃 [illegible]

12/33 ۲۳ - مرسلہ غلام حسین صاحب منٹگمری ۲۳ روپے

〃 مرسلہ راجہ غلام محمد خانصاحب چک ایمرچ ۱۳ روپے

3/34 ۶ سرائے نورنگ بنوں ۳۱۹۰ [illegible]

〃 〃 ۲۵۶۶ [illegible]

3/34 ۱۱ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب چک ۳ لائلپور ۱۳ روپے

3/34 ۱۵ - جمعدار اقبال حسین صاحب ۱۲ روپے

3/34 ۱۸ محمد رمضان صاحب چک ۷ ضلع شاہپور [illegible]

3/34 ۱۳ - ۲۵۵۷ قادیان [illegible]

4/34 ۱ محمد سعید صاحب قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ [illegible]

〃 عبدالغفار صاحب دیال گجرات [illegible]

〃 فتح دین صاحب برنج کرم [illegible]

5/34 ۲ - امۃ الحمید صاحبہ چکوال ۲۴۹۴ [illegible]

6/34 ۲۱ حسن علی صاحب دھلی [illegible]

7/34 ۲۵ - اللہ بخش صاحب چک ۹ شمالی سرگودھا ۲۳ روپے

7/34 ۳۰ - کرم رسول صاحب ترگڑی [illegible]

7/34 ۳۰ مرسلہ عبدالکریم صاحب نواب شاہ سندھ [illegible]

کیش سنگار ہیئر آئل

کیش سنگار ہیئر آئل جسکا اشتہار الفضل میں چھپتا رہا ہے خوبصورت شیشیوں میں بند ہے۔ اور بلحاظ خوشبو بہت عمدہ ہے

آب بقاء نوری

یہ دوا تمام قسم کے دردوں مثلاً درد معدہ درد جگر۔ درد سر۔ درد دندان اور ہیضہ طاعون۔ ملیریا اور بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کے کاٹے کو فوراً تسکین بخشتی ہے۔ ہزارہا لوگ اس کو روزانہ استعمال کرتے اور اس کے معجزنما اثرات کے مصدق و معترف ہیں۔ بطور تجربہ ایک شیشی آپ بھی منگایئے۔ قیمت فی شیشی ۸ علاوہ محصول۔

سرمہ زنگاری۔ دھند غبار۔ پانی بہنا بیاض چشم ککروں اور ضعف بصارت میں اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸

پتہ: مینیجر مسیحائی دواخانہ چوک بازار بھوپال

ضروری اعلان

جن احباب نے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقدہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء پاس کیا ہے۔ وہ اپنی ولدیت اور وطن سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کی سندات تیار کی جاسکیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت قادیان)

وصیت میں اضافہ

جناب چودھری غلام رسول صاحب پنجورہ جاگر سندھ نے اپنی وصیت جائیداد اور آمد کی 1/10 کی بجائے 1/3 کردی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ازپیش قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب کو وصیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے 1/10 حصہ تو ادنیٰ قربانی ہے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

ایک لاپتہ کی تلاش

مسمی احمد خان ولد فضل خان سکنہ ڈیرہ اسمٰعیلخان ملازم رسالہ ۱۵ بوشہر میں ملازم تھا۔ عرصہ پانچ سال سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی ...

ہر دوست کو علم ہو۔ تو دفتر مقبرہ بہشتی میں اطلاع دیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسٹر مظہر علی کے مولانا اسمٰعیل غزنوی کے خلاف غلط الزامات

مولانا محمد اسمٰعیل غزنوی نے اصلاحات حجاز کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ مجلس احرار ہند نے حجاز کے متعلق جو روش اختیار کی ہے۔ وہ غلط ہے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ حجاز کی ترقی کے لئے تعمیری کام کرتے لوگوں کو زیادہ تعداد میں حج کے لئے جانے کی ترغیب دیتے۔ حجاز کی تکالیف کو دور کرانے کی کوشش کرتے۔ دولتمندوں کو حجاز میں نیک کاموں پر روپیہ صرف کرنے کا شوق دلاتے۔ اوقاف حرمین کی بحالی کے لئے ساعی ہوتے۔ کانوں کا جو ٹھیکہ ایک اینگلو امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد حجاز کی حالت کو بہتر بنانا ہے اور اس مقصد کے لئے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود پر زور جد و جہد فرما رہے ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا مظہر علی اظہر نے روانگی حجاز سے قبل ایک بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے مولانا محمد اسمٰعیل غزنوی پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ وہ خود معاہدہ کان کنی کے مسئلہ میں حکومت حجاز کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ اور زعمائے احرار سے کہتے رہے ہیں۔ کہ آپ لوگوں کی روش درست ہے آپ اس معاہدہ کی ہر روز مخالفت کریں۔ لیکن اب انہوں نے اس کی حمایت شروع کر دی ہے۔

مولانا مظہر علی اظہر نے اپنے دعوے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ اس لئے ہم اس کو درست قرار نہیں دے سکتے۔ علاوہ ازیں مولانا محمد اسمٰعیل غزنوی کی خدمت میں ہمیں مدت سے نیاز حاصل ہے۔ وہ صاف گو اور دلیر آدمی ہیں۔ اگر وہ اس معاہدہ کو حکومت حجاز کے لئے مضر سمجھتے۔ تو ضرور اس کی پر زور مخالفت کرتے۔ ایسا کبھی نہ کرتے کہ خود پیچھے رہتے اور مجلس احرار کو آگے کر دیتے

مولانا مظہر علی اظہر نے مولانا اسمٰعیل غزنوی پر یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ حجاز کے مفاد کو مولانا اسمٰعیل غزنوی کی وجہ سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ ان کے وسائل موثر اور تسلی بخش نہیں ہیں

ہم اس الزام کو بھی غلط سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے۔ تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مجلس احرار نے اس صورت حال کی اصلاح کے لئے کیا کوشش کی۔ اور اگر اسے مولانا اسمٰعیل سے کوئی شکایت تھی۔ تو اس نے اس بنا پر حکومت حجاز کی مخالفت کیوں شروع کر دی۔

مولانا مظہر علی نے اپنے بیان میں یہ بھی فرمایا ہے۔ ہم حجاز دوستانہ رنگ میں جا رہے ہیں اور اسی رنگ میں واپس آئیں گے۔ ہمیں کسی چیز کی خواہش نہیں۔ ہم صرف اللہ تعالٰے کی خوشنودی کے طالب ہیں۔ لیکن مولانا کے بیان کا یہ حصہ ان قراردادوں سے یکسر مختلف ہے۔ جو مجلس احرار نے اپنی لائل پور کانفرنس میں منظور کی تھیں۔ اور جس میں معاہدہ کان کنی کی شدید مخالفت کی گئی تھی۔ اگر مجلس احرار واقعی حجاز کی خدمت کرنے کی آرزومند ہوتی۔ تو وہ خیالی خطرات کی بنا پر حکومت حجاز کی مخالفت کبھی نہ کرتی۔ اگر مجلس احرار نے اپنی موجودہ معاندانہ روش نہ بدلی تو یہ امر بے حد افسوسناک ہوگا۔ (روزنامہ حریت ۲۰ فروری)

ڈاکٹر اقبال کی آئیں بائیں شائیں

ڈاکٹر سر محمد اقبال سے پنڈت جواہر لال نہرو نے سوال کیا تھا۔ کہ حضرت آپ احمدیوں کو تو اس بناء پر مسلمان نہیں مانتے۔ کہ وہ حضرت محمد کے بعد ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتے لیکن آغا خان کی بابت حضور انور کی کیا رائے ہے۔ جو قرآن اور ختم نبوت دونوں کا قائل نہیں۔ اور خود خدا بنا ہوا ہے۔ آغا خان تو مسلمانوں کا سب سے بڑا لیڈر ہے اور سر اقبال کو اس کی قیادت میں کام کرنے سے انکار نہیں۔ لیکن انجمن حمایت اسلام میں آپ یہ بھی گوارا نہیں فرماتے کہ کوئی احمدی آپ کی اپنی قیادت میں بھی کام کرے۔ کیوں؟ اس لئے کہ آغا خان بڑا آدمی ہے؟ انگریز کا یار محبوب ہے؟ اس لئے انگریزی مسلمانوں میں اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ (شیر پنجاب یکم مارچ)

261

عیدالضحیٰ کے متعلق عہدہ داران جماعت کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید اضحیٰ بالکل قریب آگئی ہے۔ احمدی احباب اپنی اپنی وسعت اور استطاعت کے مطابق قربانیاں دینے کی فکر میں ہونگے۔ اس وقت جماعت احمدیہ جن مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ وہ جماعت کے کسی فرد سے مخفی نہیں۔ ان مشکلات کا ازالہ خدا تعالیٰ کے فضل اور جماعت کی متحدانہ کوششوں پر موقوف ہے۔ ہر ایک احمدی دوست کے دل میں تڑپ ہونی چاہئیے۔ کہ اس کا کوئی پیسہ صدقہ و خیرات کا ایسی جگہ خرچ نہ ہو۔ جو اس کا صحیح مصرف نہ ہو بلکہ ایسی جگہ خرچ ہو۔ جو تنظیم کے ماتحت اس کا صحیح مصرف تجویز کیا گیا ہے۔

قربانی کی کھالیں

کھالوں کا روپیہ بعض دفعہ احباب اپنے خیال کے ماتحت کسی کو دیدیتے ہیں۔ یا لوکل ضروریات پر خرچ کر لیتے ہیں۔ حالانکہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت قربانی کی کھالوں کی آمد بھی دیگر مستقل چندوں کی طرح مستقل مد ہے۔ جس کا روپیہ ایک انتظام کے ماتحت جماعت کے غربا و مساکین یتامیٰ و بیوگان پر خرچ ہوتا ہے۔ اگر اس کے فراہم کرنے میں اہتمام اور توجہ سے کام نہ لیا جائے۔ تو اس مد کی آمد پر اثر پڑتا ہے۔ اور مستحق غربا امداد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب و عہدیداران جماعت مقامی کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ قربانی کی کھالوں کی قیمت مرکز میں بھجوائیں۔ اور کسی مقامی مصرف پر خرچ نہ کریں۔

کھالوں کی فروخت

قربانی کی کھالوں کی فروخت میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ کم قیمت پر فروخت نہ ہوں بعض دیہاتی جماعتوں میں قصاب نہایت کم قیمت پر قربانی کی کھالیں خرید لیتے ہیں۔ عہدہ داران جماعت اس کا بھی خیال رکھیں بلکہ اپنے انتظام میں فروخت کرائیں۔

فراہمی کھال کے انتظام کے لئے مناسب ہے کہ عہدہ داران جماعت عید سے قبل جماعت کے ہر ایک فرد سے قربانی کے متعلق دریافت کر لیں جو صاحب قربانی کرنا چاہتے ہوں ان کا نام نوٹ کر لیا جائے۔ اور قربانی کے دنوں میں ان کی قربانی کی کھالوں کو جمع کر لیا جائے۔ یا ان کھالوں کی واجبی قیمت وصول کر لی جائے۔ متفرق احباب جو کسی جماعت سے ملحق نہیں۔ وہ براہ راست مرکز میں اپنی قربانی کی کھال کی قیمت بھجوا کر ممنون فرمائیں غرض ہر ایک احمدی جو قربانی دے۔ اس کی قربانی کی کھال کی قیمت مرکز میں آنی چاہئیے اپنے طور پر کسی کو خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے

عید فنڈ

اسی طرح عہدہ داران جماعت کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ عید سے قبل جماعت کے تمام احمدی احباب اور مستورات سے ان کی استطاعت کے مطابق عید فنڈ بھی وصول کریں۔ یہ بھی صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ایک مستقل مد ہے۔ یہ چندہ ہر عید کے موقع پر جمع ہوتا ہے اس فنڈ میں ہر احمدی مرد اور عورت کو حصہ لینا چاہئیے۔

عیدالضحیٰ کے متعلق ضروری مسائل

عیدالضحیٰ کے ضروری مسائل درج ذیل ہیں۔

(۱) ہر مسلمان کے لئے عید کی نماز مرد ہو یا عورت ضروری ہے۔ عید کی نماز جہاں تک ممکن ہو سکے جلد پڑھنی بہتر ہے۔ (۲) عید کے دن غسل کرنا اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو وغیرہ لگانا سنت ہے (۳) عیدالضحیٰ میں نماز کے بعد آکر کھانا سنت ہے (۴) جس راستہ سے جائے آتے وقت اس کے سوا کسی دوسرے راستہ سے آنا چاہئیے۔ (۵) عید کے بعد جو شخص قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اسے قربانی کرنی چاہئیے۔ نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہے (۶) عیدین میں اذان اور اقامت کہنا منع ہے (۷) عیدین شہر سے باہر کسی کھلی جگہ میں پڑھنی چاہئیں بوقت ضرورت مسجد میں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ (۸) نماز عید کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں ۷ تکبیریں اور دوسری رکعت میں ۵ تکبیریں قرأت سے پہلے کہی جاتی ہیں (۹) تکبیرات تشریق عرفہ (۹ تاریخ) کی صبح کی نماز سے لے کر ۱۳ تاریخ کی عصر کی نماز تک ہر نماز کے پیچھے بلند آواز سے پڑھنی ضروری ہیں۔ تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد (۱۰) قربانی اونٹ۔ گائے دنبہ۔ بھیڑ بکری وغیرہ کی ہو سکتی ہے۔ اونٹ اور گائے کی قربانی میں ۷ آدمی شریک ہو سکتے ہیں دنبہ۔ بھیڑ بکری دو دندی ہو

تین نئی کتابیں

حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ — کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ — قیمت صرف ۹ روپے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ وہی دُرِ بیبہا ہے۔ جس کے لئے احباب مدت سے متمنی تھے۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قیمت بھی ادا کرنے کو تیار تھے۔ مگر ان کا قومی بک ڈپو اب پیرائے نام ہدیہ پر ہی دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ ان علمی و روحانی جواہر پاروں کا حجم تقریباً ۲ ہزار صفحہ ہوگا۔ جو چار ضخیم جلدوں میں تقسیم ہوں گے۔ لکھائی چھپائی کاغذ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ دوست انہیں دیکھکر خوش ہونگے۔ اور ہمیشہ کے لئے حرزِ جان بنا لیں گے۔ اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائینگے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے خود بھی خریدار بنیں اور ... وں کو بھی بنائیں۔

قیمت فی جلد صرف ڈیڑھ روپیہ ہے!

روئداد مقدمہ بہاولپور

یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ جو مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کئی سال کی محنت کے بعد تالیف کی ہے۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے وہ تمام مباحثات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جو مقدمہ کے دوران میں ہوئے۔ چونکہ آجکل غیر احمدی مخالف "فیصلہ مقدمہ بہاولپور" کے نام سے ایک رسالہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے اندر تقسیم کر رہے ہیں اس لئے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ ان کی پھیلائی ہوئی زہر کا تریاق ان تک پہنچائیں۔ حجم ۱۲ سو صفحہ ہوگا۔ اور دو جلدوں میں چھپے گی۔

کاغذ متوسط درجہ لکھائی چھپائی عمدہ۔ مگر قیمت صرف ایک روپیہ فی جلد لی جائے گی۔

ذکر حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشمدید حالات آپ کے پرانے خادم حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قلمبند فرمائے ہیں۔ جو صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو دوست حضرت مفتی صاحب کے طرزِ تحریر سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی لکھی ہوئی یہ کتاب اپنے اندر کس قدر شان دلربائی رکھتی ہوگی۔ پس ہر ایک وہ بھائی جو اپنے آقا و مولا کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ وہ اس کو خریدے اور ضرور خریدے۔ اور ذکر حبیب پڑھکر وصال حبیب کا لطف اٹھائے۔

کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہوگی۔ حجم تقریباً تین سو صفحہ ہوگا۔ کئی ایک فوٹو بھی ہونگے۔ مگر ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے بھی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی۔

نوٹ:- مذکورہ بالا تینوں کتابوں کا حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ کے قریب ہوگا۔ اور قیمت صرف ۹ روپے۔ اور اس پر بھی یہ سہولت کہ جو دوست یکشت ۹ روپے نہ دے سکتے ہوں۔ وہ ۸ ر ماہوار کے حساب سے قیمت اپنے اپنے ہاں کے سیکرٹری مال کی معرفت بھجوا سکتے ہیں۔ پہلی قسط فروری سے سمجھی جائے گی۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس رعایت اور سہولت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار:- ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی (اکسیر سیلان الرحم) ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (ےؔ) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگایئے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

رشتہ درکار ہے

ایک نوجوان اعلےٰ تعلیم یافتہ خاتون کے لئے جو خوش سیرت و صورت بھی ہے۔ ایک رشتہ درکار ہے جس کی عمر ۳۰ سال ہو۔ کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ برسر روزگار ہو۔ شہری باشندہ ہو۔

حافظ شیخ منظور الٰہی۔ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آبادان ولد ہر بخش ذات راجپوت ساکن موضع سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے $\frac{3}{36}$-۲۴ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ $\frac{2}{36}$-۲۴

دستخط

(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ منشی خاں ولد نبی خاں ذات راجپوت ساکن موضع سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے $\frac{3}{36}$-۲۴ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{2}{36}$-۲۶

دستخط

(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰

ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر

چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چھجو خاں ولد بسراں و ودی خان ذات راجپوت ساکن موضع کوداں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے $\frac{3}{36}$-۲۴ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں

مورخہ $\frac{2}{36}$-۲۶

دستخط

(مہر عدالت)

وصیتیں

نمبر ۴۴۹۴:- منکہ کشور سلطان زوجہ بابو محمد جمیل خانصاحب قوم قریشی ہاشمی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروزپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم دسمبر ۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے متروکہ کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد رقم زیور قیمتی تین صد روپیہ اور مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے متروکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط

العبد:- کشور سلطان موصیہ۔ گواہ شد:- محمد جمیل خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- محمد حسین سیکرٹری وصایا فیروزپور۔

نمبر ۴۴۱۷:- منکہ امۃ القیوم زوجہ عبد القدیر خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۹ اپریل ۳۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے میرا زیور اور حق مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ملازمت پر ہے۔ جو مبلغ آٹھ روپے ماہوار ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گی۔ تو اس کی رسید لوں گی۔ جو اصل رقم وصیت کردہ مذکور سے منہا تصور ہوگی۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:- امۃ القیوم بقلم خود۔ گواہ شد:- عبد المنان امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ۔ گواہ شد:- عبد القدیر چودھری خاوند موصیہ گواہ شد:- سید محمد علی شاہ کارکن بیت المال

نمبر ۴۳۱۳:- منکہ ملک نواب خاں ولد مراد خاں صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۲۰ برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن خوشاب ضلع شاہ پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۳۵ روپے بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۰-۲-۳۵

العبد:- نواب خاں بقلم خود پبلک ہیلتھ ڈسپنسر گواہ شد:- محمد عثمان احمدی اپر ڈویژن اسسٹنٹ راولپنڈی آرسنل۔ گواہ شد:- محمد سعید ارشد جنرل سیکرٹری راولپنڈی:

نمبر ۴۷۰۱۸:- منکہ نواب خاں ولد فضل خاں صاحب قوم آوان پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن محمودہ ڈاکخانہ چک بیلی خاں تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مؤرخہ ۲-۳-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

العبد:- نواب خاں بقلم خود کلرک ریاست کوٹ فتح خاں ضلع اٹک

گواہ شد:- قاضی محمد رشید عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد:- ایم۔ اے ایاز انسپکٹر وصایا راولپنڈی۔

نمبر ۳۵۶۶:- منکہ محمد حسین ولد میاں فضل الدین صاحب قوم دھامی پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ سید نگر یا مسجد برنیوالی۔ گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ بلکہ میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت -/۵۸ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو ماہوار تا زیست ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی:

العبد:- محمد حسین بقلم خود موصی کلرک فیروزپور آرسنل ۹-۱۲-۳۱: گواہ شد:- محمد حسین اپر ڈویژن اسسٹنٹ فیروزپور آرسنل۔ گواہ شد:- محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروزپور:

نمبر ۳۴۱۲:- منکہ مبارک احمد ولد چودہری امان اللہ صاحب۔ قوم زمیندار پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵-۲-۱ء ساکن بہلولپور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ حال کوہاٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- ایک ہزار روپیہ زر رہن بعوض ایک قطعہ اراضی واقعہ رقبہ بہلولپور (۲) ماہوار تنخواہ -/۲۴ روپیہ۔ اقرار یہ ہے۔ کہ ایک ہزار روپیہ زر رہن کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ یکصد روپیہ باقساط اور تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۲/۴ روپے ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ مبلغ یکصد روپیہ پورا کرنے کے بعد تا دم زیست آمد ماہوار کا حصہ ادا کرتا رہونگا۔ ماہوار آمد کی کمی وبیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ موجودہ جائیداد پر اور کسی قسم کی زیادتی ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی ادائگی بھی کرتا رہونگا۔

العبد:- مبارک احمد عفی عنہ سیکرٹری میونسپل کمیٹی کوہاٹ ۱-۲-۳۱۔ گواہ شد:- فخر الدین احمدی کلرک این سپلائی ڈیپو کوہاٹ۔

گواہ شد:- سید محمد حسین سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کوہاٹ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۲۹ فروری - جاپانی کابینہ کا اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپان کے وزیر اعظم زندہ ہیں۔ فوجوں کے کمانڈر جنرل کاشی نے اعلان کیا ہے کہ آج بارہ بج کر ۵۰ منٹ پر باغیوں نے مکمل طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

لاہور ۲۸ فروری - جنیوا کی ایک اطلاع کے مطابق مسز کملا نہرو ۲۸ فروری صبح پانچ بجے انتقال کر گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے آخری لمحے پُرسکون تھے۔ ان کی لاش لوزان میں جلائی جائے گی اور راکھ کو ہندوستان لایا جائیگا پنڈت جواہر لال نہرو کو ہندوستان سے بہت سے پیغام ہمدردی بھیجے گئے ہیں۔

لاہور ۲۹ فروری - معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبد القادر قصوری سابق صدر پنجاب پراونشل کانگرس جو سیاسیات سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ دوبارہ میدان سیاست میں آجائیں گے۔ اور آئندہ انتخابات میں کانگرس کا ساتھ دیں گے۔

نئی دہلی ۲۹ فروری - ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے اور لیڈی ولنگڈن ۱۵ اپریل کو نئی دہلی سے روانہ ہونگے۔ اور ۱۶ اپریل کو بمبئی پہنچیں گے۔ اور ۱۸ اپریل انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۷ اپریل کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔ اور ۱۸ اپریل کو نئی دہلی پہنچیں گے۔

نئی دہلی ۲۹ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۴ مارچ کو وائسرائے کوئٹہ ریلیف فنڈ بند کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی رقم وصول نہیں کی جائے گی۔

بہاول نگر ۲۹ فروری - معلوم ہوا ہے بہاولنگر کی ہندو سبھا کے صدر کو گرفتار کر لیا گیا ہے

لنڈن ۲۸ فروری - خیال کیا جاتا ہے کہ جنگی جہازوں کے سائز کے سوال اور بعض دیگر اصطلاحی امور کی بنا پر اٹلی کے نمائندگان لنڈن بحری کانفرنس سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

پیرس ۲۹ فروری - فرانس کے چیمبر نے کل ۱۶۴ کے مقابلہ میں ۳۵۳ آراء سے فرانس اور سوویٹ کے درمیان معاہدہ کی تصدیق کر دی ابھی معاہدہ پر سینیٹ کی توثیق باقی ہے۔

ٹوکیو ۲۸ فروری - ٹوکیو پر خوف و ہراس مسلط تھا۔ وہ دور ہو گیا ہے۔ اور شہر نے پُرسکون صورت اختیار کر لی ہے۔ وہ افواج جو سرکاری عمارات پر متعین تھیں واپس بلالی گئی ہیں۔ لیکن پبلک اجلاس اور بارود و اسلحہ کی فروخت ابھی تک ممنوع ہے اور اخبارات اور دوسری اشاعتوں پر کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۹ فروری - سر وزیر حسین ریٹائرڈ چیف جج اودھ چیف کورٹ کو مسلم لیگ کے اجلاس کا جو ایسٹر کی چھٹیوں میں بمبئی میں منعقد ہوگا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۹ فروری - کونسل آف سٹیٹ سے نواب صاحب ڈھاکہ کا استعفیٰ منظور ہو گیا ہے۔ ان کی جگہ پرنس اکرم حسین ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ فروری - بحری کانفرنس کے مزید کاروبار کا انحصار فرانسیسی نمائندوں کے رویہ پر ہے۔ انہوں نے پیرس سے ہدایات طلب کی ہیں۔ کہ آیا تین طاقتوں یعنی برطانیہ امریکہ اور فرانس کے درمیان گفت و شنید جاری رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس کو یہ امید ہے کہ اٹلی کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ اور وہ اس وقت معاہدہ پر دستخط کریگا جبکہ تنازعہ حبشہ کا فیصلہ ہو جائیگا۔

رنگون ۲۹ فروری - سردار گنگا سنگھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ پانچ سال کے عرصہ میں ۴۵۰ بندوقیں اور پستول بغیر لائسنس پولیس نے برآمد کر کے ضبط کئے۔

شنگھائی ۲۹ فروری - باغیوں کے ۱۴ لیڈروں کو خودکشی کرنے کی اجازت دی گئی تھی تاکہ انہیں مجرم نہ ٹھہرایا جائے۔ ان لیڈروں نے ریوالور سے اپنا کام تمام کر لیا۔ وزیر اعظم اوکاڈا کے بچ جانے کے متعلق حیرت انگیز حالات موصول ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جس وقت باغی اس کے مکان میں داخل ہوئے۔ اس وقت وزیر اعظم مکان کے اندر ہی تھا۔

پشاور ۲۹ فروری - میجر نواب سر خان زمان خان (نواب آف انب) ۶۲ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انب ضلع ہزارہ کی سرحد پر ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔

نئی دہلی ۲۹ فروری - کل لیجسلیٹو اسمبلی میں سر جیمز گرگ فنانس ممبر نے سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ کا تخمینہ پیش کیا۔ کل آمدنی ریلوں کی آمدنی کے علاوہ ۸۷۳۵ لاکھ ہوگی۔ اور کل اخراجات کا اندازہ ۸۵۳۰ لاکھ ہے۔ گویا ۲۰۵ لاکھ کا نفع حاصل ہوگا۔ سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے تخمینہ بجٹ میں ۸۲۹۹ لاکھ آمد اور ۸۳۹۲ لاکھ خرچ کا اندازہ کیا گیا تھا۔ لیکن ترمیم شدہ بجٹ میں آمدنی ۸۶۵۲ لاکھ ہوئی اور خرچ ۸۴۱۰ لاکھ ہوا۔ یعنی ۲۴۲ لاکھ کا نفع رہا۔ اس نفع کے پیش نظر انکم ٹیکس کے زائد حصہ کو نصف کر دیا گیا ہے۔ اور ۲ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کو انکم ٹیکس سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ ۱۰۸½ لاکھ روپیہ اصلاح دیہات کی سکیم پر صرف کیا جائیگا۔ ایک آنہ کے لفافہ کا وزن ایک تولہ کر دیا گیا ہے۔

روما ۲۹ فروری - ڈیسی سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دس اطالوی بمباز طیاروں نے شمالی سرحد اور ڈالڈیا کی درمیانی سڑک کے قرب وجوار کے تمام دیہات میں زہریلی گیس پھیلا دی۔ جس سے متعدد شہری جاں بحق ہو گئے۔

لنڈن ۲۹ فروری - وزیر اعظم نے دارالعوام میں اعلان کیا۔ کہ آئندہ بدھ کو وائٹ پیپر جس پر دفاع ملکی کی کمی کو دور کرنے کے متعلق تجاویز درج ہوں گی۔ شائع ہوگا پبلک اس کی نسبت خاص دلچسپی رکھتی ہے۔

حیدر آباد ۲۹ فروری - ۲۷ فروری کو ہز ہائی نس سلطان آف مکلا سلطان عمر القعیطی نواب شمشیر نواز جنگ بہادر ۶۷ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کی جگہ ان کے بیٹے سلطان صالح بن غالب القعیطی نواز سعید نواز جنگ بہادر تخت نشین ہونگے۔ مکلا عدن کے نزدیک ایک بندرگاہ ہے۔ یہاں کے سلطان کو برطانیہ کی طرف سے ۱۱ توپوں کی سلامی بھی دی جاتی ہے

لاہور ۲۹ فروری - حکومت پنجاب نے تمام قیدیوں کو جو تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں اسیر ہوئے۔ اور جنہوں نے اشخاص یا املاک سے سخت تشدد نہیں کیا یا ایسے تشدد میں اعانت نہیں کی۔ رہا کر دینے اور ایسی کارروائی کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں اور باتوں کے علاوہ لکھا ہے۔ کہ اس فیصلہ پر بہت جلد عمل درآمد کیا جائے گا۔

لاہور ۲۸ فروری - کل پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس کونسل چیمبر میں زیر صدارت چوہدری سر شہاب الدین منعقد ہوا۔ تمام سوالات لکھوتی جین کی طرف سے تھے۔ سوالات کے بعد آنریبل مسٹر بائڈ نے کہا۔ کہ اطلاع ملی ہے۔ کہ چوہدری کیسر سنگھ ممبر کونسل کا انتقال ہو گیا ہے۔ چوہدری کیسر سنگھ ضلع گورداسپور کے دیہاتی حلقہ کی طرف سے کونسل کے رکن تھے۔ اجلاس بطور ماتم ملتوی کر دیا گیا۔

لاہور ۲۸ فروری - آج ۸۰ ہزار کے قریب مسلمانوں نے نماز جمعہ شاہی مسجد میں ادا کی جس میں مسٹر محمد علی جناح اور مولانا ظفر علی خان صاحب نے تقریریں کیں۔ اور حکومت سے اسیران شہید گنج کی رہائی پریس کی ضمانتوں کی تنسیخ۔ مسجد شاہ چراغ کی واپسی کے مطالبہ کے ساتھ اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جب تک مسٹر محمد علی جناح کی مساعی صلح کا سلسلہ جاری ہے۔ کسی قسم کی سول نافرمانی یا غیر آئینی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اور آئینی طور پر مسلمانوں کی جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ مسجد شہید گنج واگذار نہیں ہو جاتی۔ اس کے لئے خواہ دو سو سال کیوں نہ گذر جائیں۔

لنڈن ۲۹ فروری - ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیم عدیس آبابا اطلاع دیتا ہے۔ کہ انڈرٹا کی جنگ میں اطالوی افواج کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اتنی نمایاں نہیں جتنا اس کو نمایاں کیا جا رہا ہے۔ اطالوی لشکر کے اچانک حملہ سے حبشیوں کو اگرچہ نقصان پہنچا لیکن وہ میدان کارزار میں ڈٹے ہوئے ہیں

امرتسر ۲۹ فروری - گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی - نخود تیار ۲ روپے - سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے - چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱ [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی